رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۱۸۵

خطبہ نمبر (۶)

الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم یک شنبہ

MULTAN CANTT.

جلد ۳۱ | ۲۱ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ھش | ۱۶ ماہ صفر ۱۳۶۲ھ | ۲۱ ماہ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش کل خطبہ جمعہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے قرآن کریم اور رسالہ "الوصیت" سے مقبرہ بہشتی کی اہمیت بیان فرما کر احباب کو موصی بننے کی تحریک فرمائی۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ میں یوم کی رخصت پر سندھ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کی جگہ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قائم مقام ناظر اعلیٰ ہوں گے۔

سید علی صاحب مدراسی پیراشوٹ کے ذریعہ راشن سپلائی کرنے کی ٹریننگ حاصل کرنے جا رہے ہیں۔ دعا کرانے کی غرض سے بعض احباب کو دعوت چائے پر مدعو کیا۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب بھی شریک ہوئے اور دعا فرمائی۔

کل عصر کے بعد ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب کی ہمشیرہ کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے دعا فرمائی۔

گزشتہ شب ۸ سے ۔۔۔ بجے تک مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہوار جلسہ زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں چودھری مشتاق احمد صاحب، مولوی خلیل احمد صاحب ناصر سکرٹری، قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری، مولوی ظہور حسین صاحب ۔۔۔

خطبہ جمعہ

کمیت اور کیفیت دونوں لحاظ سے ترقی ضروری ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش

مرتبہ۔ رحمت اللہ خان۔ شاکر

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

کسی جماعت کی ترقی کے لئے

دو قسم کی ترقیات

ضروری ہوتی ہیں۔ ایک تو اس کی کمیت کی ترقی یعنی ایک سوال اس کی تعداد بڑھانے کا ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی اچھی سے اچھی قوم کی تعداد نہ بڑھے۔ تو اس کی برکات اور فوائد سے دنیا فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ دوسری ترقی کیفیت کی ترقی ہوتی ہے۔ تعداد خواہ کتنی زیادہ ہو۔ اگر اس قوم کی حالت اچھی نہ ہو۔ تو اس کا بڑھنا بھی خرابی ہی کا موجب ہوتا ہے۔ دنیا کے لئے آرام اور فائدہ کا موجب نہیں ہو سکتا۔ خالی پڑی ہوئی زمینوں میں بعض اوقات آک آگ آتے ہیں۔ اور ان کے بیج پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ بظاہر وہ ایک کھیتی ہے۔ جو بڑھتی جاتی ہے۔ مگر اس کا اتنا بھاری نقصان ہوتا ہے۔ کہ وہ ملک جس میں آک پیدا ہو جائیں بعض اوقات

صدیوں تک قحط کا شکار

ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ آک کو مار دینا اور اس کی جڑوں کو زمین سے نکال دینا آسان کام نہیں ہوتا۔ پس بظاہر گو یہ ایک زیادتی ہوتی ہے۔ مگر فائدہ کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ایک کمی ہے۔ انسانی جسم کتنا قیمتی سمجھا جاتا ہے لیکن اگر کسی کے جسم میں پانچ کے بجائے چھ انگلیاں پیدا ہو جائیں۔ تو وہ خوش نہیں ہوتا۔ کہ میری چھ انگلیاں ہیں۔ بلکہ اسے ایک عیب سمجھتا۔ اور اسے چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ جب کسی کے ماتھے پر یا سینے پر یا پیٹ پر یا رانوں پر یا ہاتھ پر رسولی نکل آئے۔ تو وہ اس پر خوش نہیں ہوتا۔ کہ میرے گوشت میں زیادتی ہو گئی بلکہ اسے نکلوانے پر سینکڑوں ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتا ہے۔ کیونکہ یہ

زائد گوشت مفید نہیں

بلکہ مضر تھا۔ اسی طرح جب کسی کی ہڈیوں میں خم پیدا ہو جائے۔ وہ بڑھ جائیں۔ اور انسان کبڑا ہو جائے۔ تو وہ اس پر خوش نہیں ہوتا۔ کہ میرا جسم بڑھ گیا۔ بلکہ ہڈیوں کے خم۔ اور ان کی زیادتی کو دور کرنا چاہتا ہے۔ تو بڑھنا ہر حالت میں اچھا نہیں ہوتا۔ اسی وقت بڑھنا اچھا ہوتا ہے جب بڑھوتی

انسان کے اپنے لئے اور دوسروں کیلئے مفید

ہو رہی ہو۔ اگر وہ بڑھوتی اس کے لئے اور اس کے ہم جنسوں کے لئے مفید نہیں۔ تو وہ خود بھی اور اس کے ہم جنس بھی یہی کوشش کریں گے۔ کہ اسے روک دیں۔

جن جماعتوں کی زیادتی دنیا کے لئے مفید ہو۔ اللہ تعالےٰ بھی ان کی بڑھوتی پر خوش ہوتا ہے۔ اور بنی نوع انسان بھی ان کے بڑھنے کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ صحابہ نے جس وقت رومی حکومت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور بڑھتے بڑھتے یروشلم پر جو عیسائیوں کی مذہبی جگہ ہے۔ قابض ہو گئے۔ اور پھر اس سے بھی آگے بڑھنا شروع ہوئے۔ تو عیسائیوں نے یہ دیکھ کر کہ ان کا مذہبی مرکز مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا ہے۔ ان کو وہاں سے نکالنے کے لئے آخری جدوجہد کا ارادہ کیا۔ اور چاروں طرف

مذہبی جہاد کا اعلان

کر کے عیسائیوں میں ایک جوش پیدا کر دیا گیا۔ اور بڑی بھاری فوجیں جمع کر کے اسلامی لشکر پر حملہ کی تیاری کی۔ ان کے اس شدید حملہ کو دیکھ کر مسلمانوں نے جو ان کے مقابلہ میں نہایت قلیل تعداد میں تھے۔ عارضی طور پر پیچھے ہٹنے کا فیصلہ کیا۔ اور اسلامی سپہ سالار نے حضرت عمر رضؓ کو لکھا۔ کہ دشمن اتنی کثیر تعداد میں ہے۔ اور ہماری تعداد اتنی تھوڑی ہے۔ کہ اس کا مقابلہ کرنا اسلامی لشکر کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے آپ اگر اجازت دیں۔ تو جنگی صف بندی کو سیدھا کرنے اور محاذ جنگ کو چھوٹا کرنے کے لئے اسلامی لشکر پیچھے ہٹ جائے۔ تا تمام جمعیت کو یکجا کر کے مقابلہ کیا جا سکے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا۔ کہ ہم نے ان علاقوں سے جو فتح کر رکھے ہیں۔

لوگوں سے ٹیکس

بھی وصول کیا ہوا ہے۔ اگر آپ ان علاقوں کو چھوڑنے کی اجازت دیں۔ تو یہ بتائیں۔ کہ اس ٹیکس کے متعلق کیا حکم ہے۔ حضرت عمر رضؓ نے جواب دیا۔ کہ محاذ کو چھوٹا کرنے اور اسلامی طاقت کو یکجا کرنے کے لئے پیچھے ہٹنا اسلامی تعلیم کے خلاف نہیں لیکن یہ یاد رکھو۔ کہ ان علاقوں کے لوگوں سے ٹیکس اس شرط پر وصول کیا گیا تھا۔ کہ اسلامی لشکر ان کی حفاظت کرے گا۔ اور جب اسلامی لشکر پیچھے ہٹے گا تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ وہ ان علاقوں کی حفاظت نہیں کر سکے گا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ جس سے جو کچھ وصول کیا گیا ہے۔ وہ اسے واپس کر دیا جائے جب حضرت عمر رضؓ کا یہ حکم پہونچا۔ تو اسلامی سپہ سالار نے ان علاقوں کے زمینداروں اور تاجروں اور دوسرے لوگوں کو بلا بلا کر ان سے

وصول کردہ رقوم واپس

کر دیں۔ اور ان سے کہا۔ کہ آپ لوگوں سے یہ رقوم اس شرط پر وصول کی گئی تھیں۔ کہ اسلامی لشکر آپ لوگوں کی حفاظت کرے گا۔ مگر اب کہ ہم دشمن کے مقابلہ میں اپنے آپ کو کمزور پاتے ہیں۔ اور کچھ دیر کے لئے عارضی طور پر پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے آپ لوگوں کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ ان رقوم کو اپنے پاس رکھنا درست نہیں۔ یہ ایسا نمونہ تھا۔ کہ جو

دنیا کی تاریخ میں

اور کسی بادشاہت نے نہیں دکھایا۔ بادشاہ جب کسی علاقہ سے ہٹتے ہیں۔ تو بجائے وصول کردہ ٹیکس وغیرہ واپس کرنے کے ان علاقوں کو اور بھی لوٹتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اب تو یہ علاقے دوسرے کے ہاتھ میں جانے والے ہیں۔ ہم یہاں سے جتنا زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اٹھا لیں۔ پھر چونکہ انہوں نے وہاں رہنا نہیں ہوتا۔ اس لئے بدنامی کا بھی کوئی خوف ان کو نہیں ہوتا اور اگر کوئی اعلےٰ درجہ کی منظم حکومت ہو۔ تو وہ زیادہ سے زیادہ یہ کرتی ہے۔ کہ خاموشی سے فوجوں کو پیچھے ہٹا لیتی ہے۔ اور زیادہ لوٹ مار نہیں کرنے دیتی لیکن اس اسلامی لشکر نے جو نمونہ دکھایا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے

صرف حضرت عمرؓ کے زمانہ میں

ہی نظر آتا ہے۔ بلکہ افسوس ہے کہ بعد کے زمانہ کو بھی اگر شامل کر لیا جائے تو اس کی کوئی اور مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ کہ کسی فاتح نے کوئی علاقہ چھوڑا ہو۔ تو اس علاقہ کے لوگوں سے وصول کردہ ٹیکس اور جرمانے اور مالیے واپس کر دیئے ہوں اس کا عیسائیوں پر اتنا اثر ہوا کہ باوجود یکہ ان کی ہم مذہب فوجیں آگے بڑھ رہی تھیں حملہ آور ان کی اپنی قوم کے جرنیلوں کرنیلوں اور افسروں پر مشتمل تھے اور سپاہی ان کے بھائی بند تھے اور باوجود اس کے کہ اس جنگ کو عیسائیوں نے مذہبی جنگ بنا دیا گیا تھا اور باوجود اس کے کہ عیسائیوں کا مذہبی مرکز جو ان کے قبضہ سے نکل کر مسلمانوں کے ہاتھ میں جا چکا تھا اب اس کی آزادی کے خواب دیکھے جا رہے تھے۔ عیسائی مرد اور عورتیں گھروں سے باہر نکل نکل کر روتے اور دعائیں کرتے تھے کہ مسلمان پھر واپس آئیں یہ وہ گھڑی تھی جب کہ ان لوگوں کے دلوں سے دعائیں نکلی تھیں اور آسمان کے خدا نے بھی کہا کہ ان لوگوں کو لمبی حکومت کرنے کا موقعہ دیا جائے یہ حکومت صرف تیس سال ایک ہی رہی جو اسلامی اصول کے مطابق قائم تھی مگر اس کی جڑیں اتنی مضبوط تھیں کہ بڑے بڑے ظالم بادشاہوں نے بھی اس کی

جڑیں اکھیڑنے کا کام ایک ہزار سال میں

کیا۔ اور اتنے طویل عرصہ کے بعد اس کا خاتمہ کر سکے دنیا میں بہت کم کسی قوم نے اتنی لمبی حکومت کی ہے جتنی مسلمانوں نے کی عیسائی حکومتوں کا زور اٹھارھویں صدی کے آخر میں شروع ہوا ہے مگر ابھی ان پر ڈیڑھ پونے دو سو سال کا عرصہ ہی گزرا ہے کہ وہ لڑکھڑا رہی ہیں۔ مگر مسلمانوں نے قریباً ایک ہزار سال تک نہایت شان و شوکت کے ساتھ حکومت کی ہے۔ اور یہ اثر اسی

تیس سالہ اسلامی حکومت

کا تھا۔ بعد میں گو مسلمانوں میں بھی بعض ظالم اور جابر بادشاہ ہوئے مگر نیکی کی جڑیں قائم رہیں۔ اور ان سے نیک پودے بھی پیدا ہوتے رہے۔ جس طرح بعض درخت کٹ جاتے ہیں۔ مگر ان کی جڑوں سے نئی روئیدگی پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اسی روئیدگی میں سے صدیوں بعد ایک بادشاہ پیدا ہوا۔ جس کا ذکر عیسائی مؤرخ گبن نے کیا ہے۔ وہ عیسائی مؤرخوں میں سے نسبتاً کم متعصب مؤرخ ہے۔ اور عیسائیت کا بڑا مؤرخ مانا جاتا ہے۔ اس نے رومی حکومت کی ترقی اور تنزل پر ایک کتاب لکھی ہے جس میں وہ ایک

اسلامی بادشاہ ملک ارسلان

کا ایک واقعہ بیان کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ وہ ۱۸ - ۱۹ سال عمر کا ایک نوجوان شہزادہ تھا۔ جب اس کا باپ فوت ہوا وہ ولی عہد تھا۔ مگر چھوٹی عمر کا تھا۔ اس لئے کئی لوگوں نے بغاوت کر کے ملک کو تقسیم کرنا چاہا۔ اس کا چچا بھی صاحب اثر و رسوخ تھا۔ اس نے الگ بادشاہی کا ڈھنڈورا کر دیا۔ اور بہت سے لوگ اس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ ایک اس کا سوتیلا بھائی تھا جس کے ماموں بہت طاقتور تھے۔ وہ اسے بادشاہ بنانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے اس بھانجے کے نام پر بغاوت کر دی۔ ادھر سے اس نے بھی کچھ فوجیں جمع کیں۔ گویا

تین فوجیں ایک دوسرے کے مقابلہ پر

تھیں۔ جس دن جنگ ہونے والی تھی۔ اس نوجوان کے وزیر نے جو شیعہ تھا۔ اور جس کا نام نظام الدین طوسی تھا۔ اس سے کہا۔ کہ آپ کے چچا کی طاقت بہت بڑی ہے۔ اور آپ کے بھائی کے ماموں بھی بہت طاقتور ہیں۔ اور انہوں نے بھی بڑی فوج جمع کر لی ہے۔ اور وقت ایسا نازک ہے کہ ظاہری تدابیر سب ہیچ نظر آتی ہیں۔ اس وقت علاوہ فوجی طاقت کے آسمان کی مدد بھی آپ کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس لئے آپ میرے ساتھ حضرت موسےٰ رضا کی قبر پر چل کر دعا کریں۔ کہ ان کے طفیل اللہ تعالےٰ آپ کی مدد کرے۔ اس کی غرض اس سے یہ تھی۔ کہ اس کے

دل پر شیعیت کا اثر

...الوں۔ گبن کہتا ہے۔ کہ مسلمان بے شک کافر ہیں۔ اور ...ں وحشی قوم ہے۔ مگر اس واقعہ کو دیکھ کر شرم کے مارے ...ا سر ندامت کے ساتھ جھک جاتا ہے۔ کہ جو

عدل و انصاف کا نمونہ

...وم سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے دکھایا ...ی قوم کے کسی بوڑھے بادشاہ کی زندگی میں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس کا وزیر اسے موسےٰ رضا ...ر پر لے گیا۔ اور وہ دونوں وہاں جا کر خدا تعالےٰ کے ...سجدہ میں گر گئے۔ اور خدا تعالےٰ سے دعا مانگی ...کی۔ دونوں نے

اپنے اپنے رنگ میں دعا

کی۔ اور دعا کے بعد جب کھڑے ہوئے۔ اور آنسو پونچھے۔ تو اس نوجوان شہزادہ نے وزیر سے سوال کیا۔ کہ تم نے کیا دعا مانگی۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ دعا مانگی ہے۔ کہ اے خدا تو جانتا ہے۔ کہ یہ شہزادہ تاج و تخت کا حقدار ہے ولی عہد ہے۔ اس کا باپ مر گیا ہے۔ اور لوگوں نے اس کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ تو اس بزرگ کے طفیل اس پر رحم کر۔ یہ سنکر اس نوجوان شہزادہ نے کہا۔ کہ میں نے تو یہ دعا نہیں مانگی۔ وزیر نے عرض کیا۔ کہ پھر آپ نے کیا دعا مانگی ہے۔ اس نے کہا میں نے تو یہ دعا مانگی ہے۔ کہ اے خدا مجھے معلوم نہیں۔ کل کو میں ملک و وطن کے لئے کیسا ثابت ہوں۔ ممکن ہے ظالم ثابت ہوں اور ممکن ہے میری ذات سے ملک کو اور اسلام کو کوئی صدمہ پہونچے۔ اور ممکن ہے میرے چچا یا بھائی کے ہاتھوں سے ملک کو اور اسلام کو کوئی فائدہ پہونچے۔ اس لئے کل کی جنگ میں تو اسے فتح دیجیو۔ جس کے ہاتھ سے

ملک اور اسلام کو فائدہ

پہونچنے والا ہو۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو اس تیس سالہ دور عدل و انصاف کی جڑوں سے پھوٹنے والی نئی کونپلیں کہا جا سکتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اتنی لمبی حکومت کا موقعہ ملا۔

آج اسلام کی ترقی کے لئے ہم جتنی کیفیت میں ترقی کریں گے۔ تقوےٰ۔ نیکی۔ دیانتداری۔ راستبازی اور عدل و انصاف میں ترقی کریں گے۔ اتنی ہی

دنیا کی دعائیں

ہمارے حق میں بڑھتی جائیں گی۔ اور خدا تعالےٰ کے عرش سے فضل کو ہمارے لئے کھینچیں گی۔ لیکن اگر یہ دعائیں ہمارے لئے نہ ہونگی۔ تو نہ زمین سے ہماری ترقی کے سامان ہوں گے نہ آسمان سے۔ دوسری طرف کمیت میں ترقی بھی ضروری ہے۔ اگر ہم تعداد میں ترقی نہ کریں۔ تو بھی دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے عظیم الشان انسان تھے لیکن اگر آپ غارِ حرا میں ہی ساری عمر دعائیں کرتے کرتے فوت ہو جاتے۔ تو آپ کی جڑوں سے ابوبکر۔ عمر۔ عثمان علی اور طلحہ۔ زبیر جیسے لوگ کبھی نہ پیدا ہو سکتے۔ اور اس صورت میں دنیا آپ کی برکات سے کس طرح حصہ لے سکتی۔ آپ کی ذات میں

بے شمار خوبیاں

تھیں۔ مگر آپ کی مثال ایک جڑ کی تھی۔ اور اس جڑ کے خوشبودار پھول ابوبکر۔ عمر۔ عثمان اور علی وغیرہ تھے۔ اگر اس جڑ سے یہ خوشبودار پھول پیدا نہ ہوتے۔ تو دنیا اس سے زیادہ فائدہ نہ اٹھا سکتی۔ آم کتنا اچھا پھل ہے۔ لیکن اگر دنیا میں ایک ہی آم ہوتا۔ تو دنیا اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتی۔ مشک اور عنبر وغیرہ کتنی مفید چیزیں ہیں۔ لیکن اگر دنیا میں ایک دو ہرن ہی ایسے ہوتے۔ جن سے مشک حاصل ہو سکتا۔ یا ایک دو مچھلیاں

ہوتیں۔ جن سے عنبر حاصل ہوتا۔ تو سوائے ایک دو بڑے بڑے بادشاہوں کے کوئی اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتا۔ جب تک کوئی مفید اور اچھی چیز

عام لوگوں کو میسر

نہ آ سکے۔ اس کی اچھائی کسی کام کی نہیں۔ گندم چاول اور گوشت کتنی اچھی چیزیں ہیں لیکن اگر دنیا میں صرف دو چار بکرے ہی ہوتے۔ اگر دو چار من ہی گندم یا چاول دنیا میں ہوتے تو لوگ ان سے کیا فائدہ اٹھا سکتے۔ ان کی کثرت ہی ان کی خوبیوں کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر کثرت نہ ہوتی تو خوبی اندر ہی مر جاتی۔ اسی طرح جب تک کسی جماعت کی تعداد نہیں بڑھتی۔ وہ دنیا کو نفع نہیں پہونچا سکتی۔ دنیا کو نفع پہونچانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ تعداد بڑھے قرآن کریم نے

کلمہ کی مثال

اس درخت سے دی ہے۔ جس کی جڑیں زمین میں ہوں۔ اور شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوں۔ اور لوگ اس کے سایہ میں آرام کر سکیں۔ کیفیت کی مضبوطی جڑ پر دلالت کرتی ہے۔ اور صرف جڑ کی مضبوطی کافی نہیں۔ عمدہ سے عمدہ درخت کا اوپر کا جھاڑ اگر کاٹ دیا جائے۔ تو دنیا اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ اسی طرح کسی عمدہ سے عمدہ درخت کی جڑ اگر مضبوط نہ ہو۔ تو وہ بھی دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔ یہ

دونوں چیزیں نہایت ضروری

ہیں۔ پس ایک طرف ہماری جماعت کو نیکی تقوےٰ۔ عبادت گذاری۔ دیانت۔ راستی اور عدل و انصاف میں ایسی ترقی کرنی چاہیئے۔ کہ نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی اس کا اعتراف کریں۔ اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے میں نے

خدام الاحمدیہ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ

کی تحریکات جاری کی ہیں۔ گو میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان میں کہاں تک کامیابی ہوگی۔ بہر حال یہی ایک ذریعہ مجھے نظر آیا۔ جو میں نے اختیار کیا۔ اور ان سب کا یہ کام ہے کہ نہ صرف اپنی ذات میں نیکی قائم کریں۔ بلکہ دوسروں میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور جب تک حتمی طور پر جبر و ظلم۔ تعدی۔ بددیانتی۔ جھوٹ وغیرہ کو نہ مٹا دیا جائے اور جب تک ہر امیر غریب اور چھوٹا بڑا اس ذمہ داری کو محسوس نہ کرے۔ کہ اس کا کام صرف یہی نہیں۔ کہ خود عدل و انصاف قائم کرے۔ بلکہ یہ بھی کہ دوسروں سے بھی کرائے۔ خواہ وہ افسر ہی کیوں نہ ہو۔ ہماری جماعت اپنوں اور دوسروں کے سامنے کوئی اچھا نمونہ قائم نہیں کر سکتی۔ اسی طرح اگر جماعت

تعداد کے لحاظ سے

بھی ترقی نہ کرے۔ تو دنیا فوائد حاصل نہیں کر سکتی۔ وہ بادل جو صرف ایک گاؤں پر برس جائے۔ اتنا مفید نہیں ہو سکتا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بادل قادیان یا زیادہ سے زیادہ چند بستیوں پر برس جائے۔ اور چند کھیت ہی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ تو یہ امر یاد رکھے جانے کے قابل نہیں ہوگا لیکن اگر وہ دنیا کے

ہر کھیت کو سیراب

کرے۔ اور ہر فرد کو تازگی بخشے۔ تو یہ ایک تاریخ میں یاد رکھے جانے کے قابل بات ہوگی۔ اور دنیا ہمارے نام کو عزت اور احترام سے یاد رکھے گی۔ پس ہمارا

سب سے اہم فرض

یہ ہے۔ کہ اس پیغام کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہوا دنیا کے کناروں تک پہونچائیں۔

مجھے افسوس ہے کہ ہمارا محکمہ تبلیغ بھی اس کام کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھتا۔ اس کا زور اتنا ہی ہے۔ جتنا تین چار گاؤں کی پنچائت کا ہوتا ہے نہ محکمہ تبلیغ میں وہ جوش ہے۔ نہ مبلغوں میں اور نہ جماعتوں میں ابھی چند لوگوں کو جماعت میں داخل کر کے ہم خوش ہو جاتے ہیں۔ میں نے "الفضل" میں پڑھا۔ کہ پچاسیوں کے ساتھ سارے سال میں صرف دو سو اشخاص شامل ہوئے ہیں۔ اور ہماری جماعت میں دو ہزار۔ مگر کیا کبھی تم نے یہ بھی سوچا۔ کہ سال میں دو ہزار کے معنے ہیں ایک صدی میں دو لاکھ ایک سو صدی یعنی

دس ہزار سال میں دو کروڑ

اور یہ بھی کوئی تعداد ہے۔ ہمارے لئے ایک سال میں دو تین بلکہ چار ہزار احمدی بنانا تو افسوس کی بات ہونی چاہیئے۔ جب تک جماعت کے ہر فرد کے اندر یہ آگ نہ ہو۔ کہ اس نے ہر ایک اپنے قریب بلکہ بعید کے شخص کو بھی جماعت میں داخل کرنا ہے۔ اور جب تک لوگ

افواج در افواج

احمدیت میں داخل نہ ہوں۔ ہماری حیثیت محفوظ نہیں ہو سکتی۔ اور ذمہ واری ختم نہیں ہو سکتی۔ پس میں ان دونوں امور کی طرف پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ ہر ضلع میں ہمارے جلسے ہونے چاہئیں۔ متواتر انفرادی تبلیغ بھی نہایت ضروری ہے۔ مگر تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جلسوں کے بغیر وہ جوش جماعت میں پیدا نہیں ہوتا۔ جو انفرادی تبلیغ کے لئے ضروری ہے۔ پس کوشش کی جائے۔ کہ

کم سے کم ہر سال

ہر تحصیل میں ہمارا جلسہ ضرور ہو۔ پھر اس کے ساتھ

فرقان کے خریداروں کو اطلاع

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے انشاء اللہ ماہ مارچ ۱۹۴۴ء میں رسالہ "فرقان" کا خلافت ثانیہ نمبر شائع ہوگا۔ اس کا حجم ۷۲ صفحات ہوگا۔ تاکہ مقررہ موضوع پر مکمل بحث پر مشتمل ہو سکے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ فروری اور مارچ کا رسالہ اکٹھا شائع کیا جائے۔ جملہ خریدار صاحبان کی آگاہی کے لئے یہ اعلان شائع کیا جاتا ہے۔ نیز مضمون نگار احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ جلد اپنے مضامین ارسال فرمائیں۔ جو دوست ابھی تک فرقان کے خریدار نہیں انہیں چاہیئے۔ کہ ڈیڑھ روپیہ بنیجر فرقان کے نام بھیجکر ابھی سے اس کے خریدار بن جائیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر رسالہ فرقان قادیان

اگر مجبوراً سود لینا پڑے تو آپ اسے اشاعت اسلام میں خرچ کر کے ہی گناہ سے بچ سکتے ہیں۔

اسلام ... پیج کو بھی منظم کیا جائے۔ خصوصیت سے اضلاع گورداسپور سیالکوٹ اور گجرات ہیں۔ ان تینوں اضلاع کی طرف خصوصیت سے توجہ کی جائے۔ گورداسپور کے ضلع میں

احمدیت کا مرکز

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان میں پیدا کیا۔ گجرات کا ضلع سب سے پہلے احمدیت میں آگے بڑھا۔ ایک وقت تھا جب گجرات کے احمدی سب سے زیادہ تھے۔ اور سیالکوٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوسرا وطن

ہے۔ ان اضلاع کی آبادی کثرت سے اضلاع سرگودہا۔ منٹگمری لائلپور اور ملتان کے اضلاع میں جاکر آباد ہوئی ہے۔ اس لئے ان اضلاع کی طرف بھی زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ سالوں پر سال گذرتے چلے جاتے ہیں۔ اور ان میں کوئی جلسہ ہوتا ہے اور نہ تبلیغ۔ جو نہایت افسوسناک بات ہے۔ پس چاہیئے کہ دوست سستی اور غفلت کو دور کریں۔

تین چار ماہ کے اندر اندر

ہر تحصیل یا اپنے علاقہ کے مرکز احمدیت میں جلسہ کر کے غور کیا جائے۔ کہ کس طرح اور کن ذرائع سے اس علاقہ میں تبلیغ کو وسیع کیا جاسکتا ہے۔ اگر دوست اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ تو ایک ایک سال میں ہر جگہ بیس تیس چالیس لوگ آسانی سے جماعت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اور صرف پنجاب میں ہی چند ماہ میں بیس تیس ہزار احمدی ہو جاتے ہیں۔ گو یہ بھی بہت تھوڑی تعداد ہے۔ لیکن اگر یہ سلسلہ شروع ہو جائے۔ تو جوں جوں جماعت بڑھتی جائیگی۔ ترقی کی یہ رفتار بھی بڑھتی جائے گی۔ اور الٰہی طاقت پچھلی سے زیادہ ہوگی۔ پس دوست اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور کوشش کریں۔ کہ کم سے کم جن اضلاع کو ہم زیادہ چاہتے ہیں۔ (ایسے اضلاع پنجاب میں ۱۶-۱۷ ہوں گے) ان کی ہر تحصیل یا اس

علاقہ کے مرکز احمدیت میں

جلسہ کیا جائے۔ اور ایسی سکیم سوچی جائے کہ ہر جماعت تبلیغ میں حصہ لے سکے۔ اور ایسی تدابیر لوگوں کو بتائی جائیں کہ وہ کس طرح اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو تبلیغ کر سکتے ہیں۔ میں تحریک جدید کے نوجوانوں کو بھی اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ وہ اگرچہ خود تو فارغ نہیں ہیں اور تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مگر اس خیال کو وہ ضرور ہی زندہ رکھنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ وہ اپنے اپنے وطن میں خط و کتابت کے ذریعہ دوستوں اور رشتہ داروں کو تحریک کر سکتے ہیں۔ کہ جلسے منعقد کریں۔ اور تبلیغ میں پورے جوش سے حصہ لیں۔

خدام الاحمدیہ

مبلغوں پر اور تبلیغ کے دفتر پر

اس کام کے لئے زور دے سکتے ہیں۔ اور نوجوانوں کے اندر یہ روح پیدا کر سکتے ہیں۔ کہ وہ بیداری کی زندگی اختیار کریں۔ اور اگر وہ ایسا کریں۔ تو اس کام کے لئے رستہ تیار کرنے والے ہوں گے۔ جس پر وہ آئندہ زندگی میں چلنے والے ہیں۔

امانت فنڈ تحریک جدید۔ تبلیغ خاص۔ چندہ تحریک جدید سال نہم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ (۱) "ہر شخص کو چاہیئے کہ جنگ کے خطرات کے پیش نظر یا مکان بنانے کی نیت سے یا بچوں کی تعلیم اور انکی شادیوں وغیرہ کے لئے کچھ نہ کچھ روپیہ ضرور پس انداز کرتا رہے۔ اور پھر اسے امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع کراتا رہے۔ تا ضرورت کے وقت کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرنا پڑے۔" امانت فنڈ تحریک جدید میں اب کوئی پابندی نہیں۔ آپ جب چاہیں روپیہ واپس لے سکتے ہیں۔ اسلئے ہر احمدی کو اپنا روپیہ امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع کرانا چاہیئے۔ (۲) تبلیغ خاص میں جن احباب نے یا جماعتوں نے وعدے کئے ہیں۔ انہیں خود بخود توجہ کر کے وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اخبار کے سوا اور کوئی یاددہانی نہیں کرائی جاسکتی۔ (۳) تحریک جدید سال نہم کے بیرون ہند کے وعدے آنیوالے ہیں۔ جتنے آئے ہیں۔ وہ شاندار اضافہ کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ عدن سے سردار بشیر احمد صاحب سکرٹری مال عدن کا وعدہ سال نہم ۵۸۲/- روپیہ ہے جو سال ہشتم سے قریباً اڑھائی گنا ہے۔ عدن کی جماعت کا وعدہ قریباً دو ہزار ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ یہ رقم ۳۱ر مارچ تک ادا ہو جائیگی۔ جس طرح ہندوستان کے دوست اپنے امام کے ارشاد پر کہ "چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں ہونا چاہیں۔ وہ ۳۱ر مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔" عمل کر رہے ہیں۔ وہاں بیرون ہند کے احباب بھی روپیہ بھجوا رہے ہیں۔ چنانچہ ولایت شاہ صاحب نیروبی سے ۲۶۶/- روپیہ خطبہ سننے کے بعد معاً ادا فرما چکے ہیں۔ ایک دوست جو نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ انہوں نے ۲۹۳/- روپیہ کا چک حضور کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ سمندر پار سے حضرت حضور سے ۶۷ عبد الستار خان آف سٹروعہ ۱۴۱/- اس تفصیل سے ارسال فرماتے ہیں۔ اپنی طرف سے سال نہم کے ۴۰/- نذیر احمد صاحب آف بھینی بانگر کے ۵۰/- اور امام الدین صاحب آف گوجرات کے ۴۰/- اور انکی طرف سے ۱۱/- سال دہم بھی ارسال کرتے ہیں۔ وعدہ کیوقت انہوں نے لکھا تھا کہ ۳۱ر مارچ سے قبل ادا کرنیکی کوشش کی جارہی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ بیرون ہند کے احباب کو یاد رہے کہ اس سال میں ہندوستان کے احباب نے نہایت شاندار بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر انہیں اپنے امام کے حضور سال نہم کے وعدے ۳۰ر اپریل تک جو آخری تاریخ ہے پیش کرنے چاہئیں۔ اور پھر ان وعدوں کے جلد تر پورا کر لینے کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔ ۱۳ر مئی کو تحریک جدید کیطرف سے اس تبلیغی مرکزی فنڈ کی قسط ادا کرنی پڑتی ہے جس کے متعلق حضور نے فرمایا تھا کہ "اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا۔ یقیناً ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہیگا۔" اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (فنانشل سکرٹری)

خطبہ نمبر کے خریداروں کی خدمت میں ضروری گذارش

ہم خطبہ نمبر کے ایسے خریداروں کی خدمت میں جن کا چندہ ۳۱ر مارچ ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اطلاع دیتے ہیں کہ مارچ کے ابتدائی ہفتہ میں شائع ہونے والا خطبہ نمبر یا ہفتہ وار نمبر انکی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہوگا جنگ کی قلت کے باعث ہم اسم وار فہرست شائع کرنے سے قاصر ہیں۔ احباب اسی اعلان کو کافی تصور فرمائیں۔ اور جونہی ان کی خدمت میں وی پی پہنچے وصول فرمالیں۔ امید ہے۔ موجودہ نازک دور میں احباب ہمیں اپنے تعاون سے محروم نہیں کرینگے۔ (خاکسار مینیجر الفضل)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۱۹ر فروری۔ آج تیسرے پہر بمبئی گورنمنٹ نے اعلان کیا۔ کہ گاندھی جی کل رات اچھی طرح سو نہیں سکے۔ مگر آج اپنے آس پاس کی چیزوں میں زیادہ دلچسپی لیتے رہے۔ کمزوری بڑھتی جارہی ہے۔ ڈاکٹروں نے یہ بھی اعلان کرایا ہے کہ گاندھی جی کمزور ہیں۔ ان کی حالت کے بارہ میں فکر ہے۔ اسلئے انکے خیرخواہوں کو ان سے ملاقات کر کے انہیں مزید کمزور کرنیکا موجب نہ ہونا چاہیئے۔

دہلی ۱۹ر فروری۔ آج یہاں سیاسی لیڈروں کانفرنس شروع ہوئی۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ صدر تھے۔ کانفرنس نے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جو کل کے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک ریزولیوشن مرتب کریگی۔ اس کانفرنس کا مقصد گاندھی جی کے برت سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنا ہے۔

دہلی ۱۹ر فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں ریلوے بجٹ پر عام بحث ہوئی۔ جنگی ٹرانسپورٹ کے ممبر نے بتایا۔ کہ ریلوے کی بڑی بڑی ملازمتوں میں ہندوستانیوں کا تناسب بڑھ رہا ہے۔ یہ شکایت غلط پائی گئی ہے کہ ریلوے کے دفاتر میں زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ تاہم ہدایت کر دی گئی ہے کہ بقایا کام کو ختم کرنے کے لئے مزید سٹاف بھرتی کیا جائے۔ گذشتہ اگست سے اب تک ریلوے اپنے ملازموں کو گرانی الاؤنس کی صورت میں پانچ کروڑ روپیہ دے چکی ہیں۔ اور اس سال ملازموں کو سستے داموں پر غلہ مہیا کرنے کی سکیموں پر عمل کرنے پر تین کروڑ روپیہ صرف کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۹ر فروری۔ برطانی طیاروں نے مغربی جرمنی میں ولہم شاون کے جرمن اڈہ پر زبردست حملہ کیا۔ ہالینڈ کے کنارے کے پاس دشمن کے بحری جہازوں پر بھی حملے کئے گئے بلجیم اور شمالی فرانس میں دشمن کی ریلوں اور نہروں کے ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔

لنڈن ۱۹ر فروری۔ جنرل میکارتھر کے طیاروں نے تین روز کے آرام کے بعد ڈچ تیمور سے سالومنز تک کے دو ہزار میل لمبے رقبہ میں جاپانی ٹھکانوں پر شدید حملے کئے۔ کئی جگہ زبردست آگ لگ گئی۔ بعض جگہ کی آگ پچاس میل سے نظر آتی تھی۔ بعض مقامات پر کھڑے طیاروں کو بھی نقصان پہنچایا۔ اور گولہ بارود کے ذخائر میں آگ لگنے سے سخت دھماکے ہوئے۔ سالومنز کے پاس گذشتہ دنوں جو سمندری اور بحری لڑائیاں ہوئیں۔ ان میں جاپانیوں کے دو تباہ کن جہاز یقیناً ڈوب گئے۔ چار شاید ڈوب گئے ہوں گے۔ چھ کو نقصان پہنچا اور ساٹھ طیارے برباد ہو گئے۔ امریکن فوجوں کا نقصان اس کے مقابلہ میں برائے نام تھا۔

قاہرہ ۱۹ر فروری۔ برطانی آٹھویں فوج جنوبی ٹیونیشیا میں اور آگے بڑھ چکی ہے۔ اور اس نے ٹریپولینیا کی سرحد سے اسی میل اندر کے سڑکوں کے ایک اہم جنکشن فونگاٹاوین پر قبضہ کر لیا ہے۔ سسلی اور اٹلی کے سمندروں میں دشمن کے جہازوں پر بھی حملے کئے گئے وسطی ٹیونیشیا میں جرمن پیشقدمی بالکل روک دی گئی ہے۔ اور اتحادی فوجوں نے نہایت مضبوط مورچے سنبھال لئے ہیں۔

طہران ۱۹ر فروری۔ ایران کے نئے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا۔ کہ میری وزارت جو پروگرام پارلیمنٹ میں پیش کرنے والی ہے۔ اس کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ روس برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ گہرے تعلقات رکھے جائیں۔ لوگوں کے لئے اشیائے خورد و نوش مہیا کرنے نیز انکی صحت اور تعلیم کا خاص انتظام کیا جائے۔

واشنگٹن ۱۰ر فروری۔ مسٹر روزویلٹ نے کل کانگرس سے مطالبہ کیا۔ کہ آمدنی پر ایک خاص جنگی سُپر ٹیکس عائد کیا جائے۔ جس کی رو سے آمدنی کے دیگر باقاعدہ ٹیکس ادا کرنے کے بعد کنوارے کی آمد ۲۵ ہزار ڈالر سے بڑھنے نہ پائے اور شادی شدہ اشخاص کی آمد ۵۰ ہزار ڈالر تک محدود ہو جائے۔

ماسکو ۲۰ر فروری۔ ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ خارکوف پر قبضہ کے بعد روسی فوجیں مغرب اور جنوب مغرب کی طرف برابر بڑھ رہی ہیں۔ اور مغرب کی طرف ۲۵ میل کے فاصلہ پر ایک اہم ریلوے سٹیشن پر قبضہ کر چکی ہیں۔ جنوب مغرب میں بھی پندرہ میل کے فاصلہ پر کریمیا جانے والی بڑی ریلوے لائن کے ایک سٹیشن میریفا کو لے لیا ہے۔ اور اس طرح اب کرسک سے خارکوف تک تمام علاقہ دشمن سے خالی ہو چکا ہے۔ اور پل تجو جرمنوں کی اہم چھاؤنی ہے۔ سخت خطرہ ہے۔ میری پوٹا ورکو چاروں طرف سے شدید خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔ ٹاگن راگ جانیوالے سارے رستے اب کٹ چکے ہیں۔ اور یہاں کی جرمن فوج کی تباہی اب یقینی ہے۔ روسی یہاں بھی وہی چالیں چل رہے ہیں جو انہوں نے سٹالن گراڈ میں جرمنوں کو تباہ کرنے کیلئے چلی تھیں۔

سڈنی ۲۰ر فروری۔ پہلی بار سڈنی کے شہر پر ہوائی حملہ کا الارم ہوا۔ اور ایک جاپانی طیارہ اڑتا ہوا دیکھا گیا۔ مگر بم کوئی نہیں گرا۔ سالومنز میں جاپانیوں کا قریب ترین ہوائی اڈہ پندرہ سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسلئے گمان کیا جاتا ہے کہ یہ طیارہ کسی جاپانی آب دوز سے اڑ کر آیا تھا۔ آسٹریلین وزیر اعظم نے کہا کہ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کہ دشمن کہاں کہاں پھیلا ہوا ہے۔

لنڈن ۲۰ر فروری۔ امریکن طیاروں نے دو شنبہ اور سہ شنبہ کو ڈنگ اور سانا زیر پر حملہ کر کے دشمن کے ۴۲ طیارے برباد کر دیئے۔ آٹھ امریکن طیارے بھی واپس نہیں آسکے۔ کل برطانی اور امریکن طیاروں نے پھر ہالینڈ پر حملہ کیا۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔

پروگرام دورہ حضرت صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر لاہور ایریا احمدیہ کمپنی کی بھرتی کیلئے دورہ فرما رہے ہیں۔ دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ اضلاع گوجرانوالہ اور گجرات کے احباب کا فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں نوجوانوں کو بھرتی کروائیں۔

تاریخ	مقام	وقت
۲۵/۲/۴۳	گوجرانوالہ	۳ بجے بعد دوپہر
۲۶/۲/۴۳	شادیوال	۱۱ بجے صبح
"	گولیکی	۵ بجے شام
۲۷/۲/۴۳	فتح پور	۱۱ بجے صبح
"	شیخ پور	۵ بجے شام
۲۸/۲/۴۳	کھاریاں	۱۱ بجے صبح

(ناظر امور خارجہ)

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا
کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے
جھریوں و بدنما داغوں کو دور کر کے چہرے کو خوبصورت
بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے
قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے
سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے
سول ایجنٹ برائے قادیان۔ سلطان برادرز

اعلان نکاح

۲۸ ردسمبر ۱۹۴۲ء کو ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب انچارج سول ہسپتال گلستان ابن چوہدری محمد جمیل صاحب کا نکاح خورشید بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر الیس ۔۔۔ صوفی صاحب برٹش قونصلیٹ قندھار کے ساتھ پانسو روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں پڑھا (الفضل مورخہ ۱۸ر فروری ۱۹۴۳ء میں یہ اعلان غلط درج ہو گیا ہے۔ لہٰذا یہاں صحیح صورت میں درج کیا جاتا ہے)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے میں ایک لیبارٹری اسسٹنٹ کی عارضی اسامی کیلئے صرف مسلمان امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اس کے علاوہ ایک مسلمان موزوں امیدوار کو ایک سال تک فہرست انتظاریہ پر رکھا جائیگا۔ درخواستیں مجوزہ فارموں پر ہونی چاہئیں۔ سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول کے ساتھ پہنچنے کی آخری تاریخ مورخہ ۲۲ر مارچ ۱۹۴۳ء ہے۔

تنخواہ:- مبلغ ۳۰-۲-۲½-۵۰-۲-۶۰ جمع مہنگائی الاؤنس جو اُن کی ملازمت کے قواعد کے مطابق ہوگا۔ دیا جائیگا۔

کم از کم تعلیمی قابلیت:- امیدوار کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے میٹرکولیشن کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں یا جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کئے ہوئے ہوں۔ یا اس کے علاوہ امیدوار بکٹریولوجیکل لیبارٹری (Bacteriological) میں بطور اسسٹنٹ یا پریکٹیکل کے تجربہ کا کم از کم ایک سال کا ثبوت پیش کر سکتے ہوں۔ میڈیا (BEDIA) کو تیار کرنے اور امتحان کیلئے میتھولاجیکل نمونے بنانیکا بھی تجربہ رکھتے ہوں اور انکیوبیٹرز (INCUBATORS) کو چارج میں رکھنے کی قابلیت رکھنے کے علاوہ لیبارٹری کی عام اصطلاحات سے بھی واقف ہوں۔ مائیکروسکوپ بھی کام میں لا سکتے ہوں۔ عمر امیدوار کی عمر ۱۸-۲۵ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ اسکے علاوہ معلومات پتہ لکھ کر اور ٹکٹ لگا کر لفافہ چیئرمین کے پاس بھیجکر حاصل کی جا سکتی ہیں۔ چیئرمین

ضلع لائلپور سے ایک دوست جنہوں نے

زد جام عشق اور سونے کی گولیاں۔ استعمال کیں لکھتے ہیں کہ ان سے بہت فائدہ ہوا ہے۔
زد جام عشق قیمت ایک روپیہ کی سات گولیاں۔ سونے کی گولیاں قیمت ایک روپیہ کی چھ
حکیم عبد العزیز خان پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

شفاکن

ملیریا کا کامیاب علاج ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں اور ملتی ہے۔ تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شفاکن استعمال کریں قیمت ۔۔۔ پچاس قرص ۱۱ ملنے کا پتہ۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

قابل فروخت مکان

صدر انجمن احمدیہ کا ایک مکان مشتمل بر ایک کمرہ و برآمدہ و سیڑھی و پردے بر سقف بعمارت پختہ رقبہ تقریباً چار مرلہ واقعہ محلہ دار الرحمت قادیان قابل فروخت ہے ملکا اب نو ختی لگا ہوا ہے۔ پہلے بھی اس مکان کے فروخت کئے جانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ مگر کسی وجہ سے فروخت کرنا ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب مختار عام صدر انجمن احمدیہ اس مکان کو بتاریخ ۲۳ ۲/۴۳ بروز منگل بوقت چار بجے شام موقع پر نیلام کریں گے۔ اس وقت ایک خریدار اس مکان کی ۵۶۵ روپے نقد قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو دوست اس سے بڑھ کر خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ وقت مقررہ پر موقع پر پہنچ کر بولی دیں۔ سب سے بڑھ کر بولی دینے والے شخص کے نام نیلام ختم کر کے زر نیلام کا ¼ حصہ نقد وصول کر کے رپورٹ بغرض منظوری صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کر دی جائیگی۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے بعد سودا مکمل سمجھا جائے گا۔ صدر انجمن اگر چاہے گی۔ تو سودا کو منظور کر لے گی۔ اور اگر چاہے۔ تو نامنظور کر سکتی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کی صورت میں بقیہ قیمت ایک ہفتہ کے اندر اندر ادا کرنی ضروری ہوگی۔ ورنہ زر پیشگی ضبط تصور ہوگا۔ اور نامنظوری کی صورت میں زر پیشگی واپس کر دیا جائیگا۔

المعلن:- ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر